USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

عثمان پبلک اسکول سسٹم

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

Tarbiyah

تربیہ

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE

تعمیر کردار سے تعمیر جہان

ماہنامہ اپریل

2024

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

Tarbiyah تربیہ

اپریل 2024 رمضان/شوال ۱۴۴۵ھ
Monthly e-Mag for lifelong learning & holistic development

بچوں کو حفظ قرآن کی طرف کیسے راغب کریں؟

بچوں میں قرآن کریم کے حفظ کرنے کا شوق پیدا کرنے کے مختلف طریقے ہیں، لیکن قبل اس کے شوق پیدا کرنے والے کی ذات بچوں کے لیے نمونہ ہو تو ترغیب اور آمادگی پیدا کرنے میں بہت زیادہ آسانی ہو جاتی ہے، ساتھ ہی اس کے لیے والدین کی جانب سے دعا، توکل اور عاجزی وانکساری کا اہتمام، صبر و تحمل، نرمی اور مسلسل اولاد کی رہنمائی مقصد کے حصول کے لیے بے حد ضروری ہے۔ باپ اور ماں اس کام میں برابر کے شریک ہیں، گرچہ اس کام میں ماں کا مقام اللہ کے نزدیک اولین بنیاد ہے۔

بچے کے سامنے تلاوت قرآن

چھوٹے بچے اکثر اپنی ماں کی حرکات وسکنات اور ماں کے رکوع وسجود کی نقل کرتے ہیں، اگر بچے کے سامنے کثرت سے تلاوت ہو تو یہ عمل بچے کے لیے یقینا محبوب بن جائے گا، بعد میں ماں کا یہی عمل بچہ کے حفظ کرنے میں مددگار ثابت ہوگا، مزید یہ کہ تلاوت کی برکات پورے گھر اور پورے کنبے کے لیے باعث خیر ہوگی، یقینا تلاوت کی فضیلت اور اس کے ثواب کا ہم اندازہ نہیں لگا سکتے۔

قرآن مجید سب سے بیش قیمت اور خوبصورت ہدیہ

انسان کی فطرت میں ہی شامل ہے کہ وہ اپنی ملکیت کی چیز سے محبت کرتا ہے، ہم اکثر بچوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے کھلونوں کو بدن سے چمٹائے رکھتے ہیں، ان کی حفاظت کرتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اس کی نگرانی کرتے ہیں، بچوں کے اس رجحان کو ہم ایک بڑے مقصد کی جانب موڑ سکتے ہیں، اگر مختلف مواقع پر قرآن کریم سے تعلق رکھنے والی اشیاء، قرآن گیم، گفٹ دیے جائیں تو بچوں کا قرآن سے تعلق مزید بڑھے گا اور یہی تعلق انہیں قرآن کریم کے حفظ پر آمادہ کرے گا۔

ناظرہ ختم قرآن کے موقع پر تقریب کا اہتمام

ترغیب اور حوصلہ افزائی انسانی نفس کو مرغوب ہے، جبکہ یہ چیز بچوں میں اور بھی زیادہ پائی جاتی ہے، لہذا جب بھی بچوں کا ناظرہ ختم قرآن ہو، ایک چھوٹی سی تقریب میں ان کی حوصلہ افزائی کی جائے، اس موقع پر اسے قرآن کریم کا خوبصورت نسخہ گفٹ دیا جائے، نتیجتاً بچہ اس طرح کی تقریب کو زندگی بھر یاد رکھے گا بلکہ اس طرح کی تقاریب کے بار بار آنے کا منتظر رہے گا، اور ظاہر بات ہے اس کے نتیجے میں قرآن کریم سے اس کے تعلق میں مزید مضبوطی پیدا ہوگی، لہذا حفظ قرآن کریم کے لیے بچہ محبت وشوق میں تیار ہو جائے گا اور اس پر زبردستی اور زور ڈالنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

قرآن کریم میں بیان کیے گئے قصے سنائیے

قصے کہانیاں بچوں کے لیے محبوب ہوتے ہیں، اگر والدین اپنے بچوں کو آسان فہم زبان میں قرآن کریم کے قصے سنانے کے اہل ہوں تو بچوں کو قرآن کریم کے نصوص کی جانب بھی اشارہ کریں کہ یہ قصہ فلاں سورہ اور فلاں آیت میں بیان کیا گیا، جس کی وجہ سے بچوں میں قرآن سے لگاؤ اور تعلق میں اضافہ ہوگا اور بچے بہت آسانی سے قرآنی الفاظ اور زبان سے مانوس ہو جائیں گے۔

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرت نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب وصحت
- اقبالیات
- گوشہ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

القرآن

”بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بے شک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں“۔
سورۃ الحجر۔آیت 9

الحدیث

آپ ﷺ نے فرمایا، "جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لیے، اس کو سال بھر کے روزوں کا ثواب ہے"
صحیح مسلم۔1164

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہان

چھوٹی چھوٹی سورتوں پر مشتمل مقابلے

گھر کے اندر بھائیوں اور بہنوں کے مابین اسی طرح اڑوس پڑوس کے بچوں اور ان کے دوست واحباب سے مدد لے کر ان بچوں کے مابین حفظ قرآن کریم کی ترغیب وحوصلہ افزائی کے لیے مقابلے منعقد کرائے جائیں، اس موقع پر بچوں کی عمر کا خیال رکھا جائے کہ اگر بہت چھوٹے بچے ہوں تو مثال کے طور پر ان سے یہ پوچھا جائے کہ ابرہہ نے قریش کے خلاف جنگ میں کونسا جانور استعمال کیا تھا وغیرہ، اس طرح کے سوالات بچوں کو حفظ قرآن کریم پر آمادہ کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

عمر کے لحاظ سے قرآنی کلمات کی تلاش کا کام

بچے ابتدائی سالوں میں الفاظ معانی کو بڑھانے کے شوقین ہوتے ہیں، بچوں کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر نئے لفظ کو سیکھیں اور اسے جملوں میں استعمال کریں، ہم بچوں کے اس شوق میں قرآن کریم کے الفاظ کے ساتھ بھرپور حصہ لے سکتے ہیں، مثال کے طور پر تیسویں پارے کی آخری سورتوں میں سے بچوں سے پوچھے جائے: لفظ قریش کس سورۃ میں ہے؟ اور لفظ "تین" اور "زیتون" کس سورہ میں ہیں وغیرہ؛ ہمارا یہ عمل بچوں کو ان سورتوں کے حفظ کرنے پر ضرور آمادہ کرے گا۔

حفظ قرآن کے لیے موجودہ جدید ذرائع کا استعمال

بہت سے بچے جدید ذرائع کو حاصل کرنے کے شوقین ہوتے ہیں، اگر ہم بچوں کو قرآن کے حفظ کے لیے دستیاب جدید ذرائع مہیا کریں اور انھیں اس کے استعمال کی ترغیب دیں تو اس سے بچوں کو کئی فائدے ہونگے، وہ قرآن کریم کو خوش اسلوبی سے پڑھ سکتے ہیں، اپنی غلطیوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں اور اپنے لہجے کو اچھے سے اچھا بنانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ چونکہ آج کل بازار میں متعدد قراء کی تلاوتوں پر مشتمل سستے داموں میں ڈیجیٹل قرآن کریم دستیاب ہیں۔

بچوں کو اپنی قراءت ریکارڈ کرانے کی ترغیب

یہ عمل بچوں میں خوداعتمادی پیدا کرنے کا باعث ہے، اس سے بچوں میں یہ جذبہ پیدا ہوگا کہ وہ بھی عمدہ لہجے میں قرآن کریم کی تلاوت کر سکتے ہیں، اور معروف قراء کے لہجے میں تلاوت کر سکتے ہیں۔

گھر میں ایک دوسرے کی امامت پر ہمت افزائی کرنا

گھر میں جب سب بچے اور ان کے پڑوسی دوست واحباب جمع ہوں تو سب کو ایک ساتھ نماز پڑھنے کی ترغیب دینا اور ان میں سے جو قرآن کریم اچھا پڑھتا ہو اسے امام بنانا، یہ عمل بچوں میں حفظ قرآن کا جذبہ پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوگا۔

آسان لغتوں میں قرآن کے الفاظ کے معانی تلاش کرنے پر ہمت افزائی کرنا

اس کی وجہ سے بچوں کے قرآنی الفاظ کے ذخیرے میں اضافہ ہوگا جو ان کے حفظ قرآن کریم میں معاون ثابت ہوگا۔

بچوں کو تفسیر کی آسان کتابوں کے مطالعہ کی ترغیب دینا

قرآن مجید کی ایک ایک آیت کی تفسیر کا علم بچے کو حفظ کرنے پر آمادہ کرے گا، خصوصا قرآن مجید میں قصوں والی آیات اور چھوٹی چھوٹی سورتوں کی تفسیر کے مطالعہ پر توجہ دی جائے۔

علم کی محفلیں

کتنے بچوں کے واقعات سامنے آئے ہیں جنھوں نے اپنے والدین کے ساتھ علمی محفلوں میں شرکت کی، حالانکہ قرآن کریم سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا، لیکن صرف محفلوں میں شرکت نے ان بچوں کے ذہنوں میں قرآن سے متعلق سوالات پیدا کیے، اور ان کو والدین کے ساتھ قرآن محفلوں سے متعلق بات چیت کرنے پر آمادہ کیا، یہی سوالات وجوابات کے نتیجے میں وہ بچے علم وفن کے عظیم درجات تک پہنچ گئے۔

بچے کی زندگی میں قرآنی اصطلاحات کو بار بار دہرانا

گر ہم بچے کو تقویٰ سے متعلق یاددہانی کرائیں تو قرآنی آیت

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا [النحل: 128]

(یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے)

پڑھ کر اس کی رہنمائی کریں،

اگر والدین کی اطاعت سے متعلق انھیں یاددہانی کروانا ہو تو قرآنی آیت

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا [البقرة: 83]

(اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ)

پڑھ کر ان کی یومیہ زندگی میں خیر ورشد کی جانب رہنمائی کرتے رہیں۔ اللہ تعالی تمام بچوں میں حفظ قرآن کا شوق پیدا فرمائیں۔

علی حسین

سینئر مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE

تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

عید الفطر کیسے منائیں؟

اپنے گھر میں عید کا بھر پور ماحول بنائیں اور بچوں سے بھی یہ کام کروائیں اور انھیں درج ذیل کام بار بار یاد کروائیں۔

تکبیراتِ عید

گھر پر نمایاں جگہ لکھ کر لگائیں، فون پر لگائیں،

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

عید کی رات

یہ بھی عبادت کی رات ہے۔ حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں: جو عید کی رات ایمان کے طور پر اور ثواب کی طلب کے لیے قیام کرے گا۔ تو اس کا دل قیامت کی ہولناکیوں میں مطمئن رہے گا"۔

غسل

عید کے دن غسل کرنا چاہیے، صحابہ و تابعین عید کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔

کپڑے

عید کے لیے نئے کپڑے یا دھلے ہوئے کپڑے پہننے چاہئیں۔

خوشبو

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا: "ہم عید کے دن عمدہ خوشبو استعمال کریں"

ناشتہ

عیدالفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لئے جانا سنت ہے (ابن ماجہ)… کیونکہ اس دن روزہ رکھنا منع ہے۔ بہتر یہ ہے کہ میٹھی چیز ہو۔ آنحضرت ﷺ اس دن کھجوریں کھانے میں طاق کا خیال رکھتے تھے۔

فطرانہ

نمازِ عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا چاہئے۔ یہ صدقہ صرف مسلمانوں کے ذمہ ہے۔ نوکر ہو یا مالک، مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا، روزہ رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، آزاد ہو یا غلام، مسافر ہو یا مقیم سب کو ادا کرنا چاہئے کیونکہ روزے میں بعض کوتاہیاں ہوجاتی ہیں۔ صدقہ فطر ان کا کفارہ بن جاتا ہے۔

وزن

بچوں کو صدقہ فطر کا وزن اور رقم بتانی چاہیے۔ صدقہ فطر فی کس دو کلو گندم یا اس کی قیمت کے برابر ادا کرنا چاہئے۔

پیدل جانا

نماز عید کے لیے عیدگاہ قریب ہو تو پیدل جانا بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ سے اس سلسلے میں متعدد احادیث آئی ہیں۔

تبدیلی راستہ

رسول اکرم ﷺ ایک راستہ سے جاتے تھے اور دوسرے سے واپس تشریف لاتے اور راستہ میں باآواز بلند تکبیراتِ عید کہتے۔

اذان اور اقامت

بچوں کو بتائیں کہ عید کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔ کیوں کہ آنحضرت ﷺ نے نماز عید کیلئے کبھی اذان و اقامت نہیں کہلوائی (بخاری)

نماز کا طریقہ

عید کی نماز دو رکعت ہے اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ ۱۲ تکبیریں ہیں۔ پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ قراءت سے پہلے کہنی چاہئیں۔

پہلے نماز پھر خطبہ

بچوں کو بتایئے کہ عیدگاہ جاکر پہلے نماز ادا کرتے ہیں پھر جب امام خطبہ دیں تو اسے پورا سننا چاہیے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں "خطبہ عید سنے بغیر کوئی آدمی عیدگاہ سے نہ جائے"

عید کے دن کوئی نفل نماز نہیں

عید کے دن نمازِ عید سے پہلے یا بعد کوئی نفلی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

مبارکباد

عید کے روز صحابہ کرامؓ آپس میں ملتے تو یہ کہتے۔ تقبل اللہ منا ومنک (فتح الباری) یعنی اللہ تعالیٰ ہم، تم سب سے قبول فرمائے۔

تاج محمد

پرنسپل کیمپس 47

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

حضرت یعقوب علیہ السلام کا بطور والد تربیتی اسوہ

اللہ کے نبی حضرت یعقوبؑ کی زندگی کے ان پہلوؤں پر غور کرتے ہیں جو ہمیں بحیثیتِ والد اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرنے کے لائق بنا سکیں۔

باپ بیٹے کے درمیان تعلق

اگر آپ سورۃ یوسف کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ اس کی ابتدا میں ہی اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت یوسفؑ کے خواب کا ذکر کیا ہے۔ یہ اس وقت کا خواب ہے جب وہ بچے تھے۔ وہ اپنے والد کو اپنا خواب سناتے ہیں۔ قرآن میں اس کا ذکر یوں ہے: "جب یوسف نے اپنے والد سے کہا تھا: ابا جان! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔" (یوسف:04)

اس واقعے سے جو بات ابھر کر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے بطور والد اپنے بیٹے حضرت یوسفؑ کو اعتماد دے رکھا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیٹے کے پاس اپنی انتہائی راز کی بات بیان کرنے کے لیے اپنے باپ سے زیادہ قابلِ اعتماد اور کوئی تھا ہی نہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دل کا حال بتاتے ہوئے اپنا خواب ان کے سامنے رکھ دیا۔

ایک والد کا اپنی اولاد سے اسی طرح کا تعلق، بے تکلفی، باہمی ربط، شفقت اور محبت مطلوب ہے کہ اولاد اپنے باپ سے دل کا حال بیان کر کے اطمینان محسوس کرے۔ یہ رویہ موجودہ دور کے ان باپوں کے برعکس ہے جن کے پاس زندگی کی مصروفیات سے اتنا وقت ہی نہیں بچتا کہ وہ اپنی اولاد کے ساتھ گفتگو کر سکیں یا ان کا حال چال جان سکیں۔ یہ رویہ ان سخت گیر والد حضرات کے رویے کے بھی برخلاف ہے جو اپنی اولاد کے لیے ایسے داروغہ کی طرح ہوتے ہیں کہ ان کے گھر میں داخل ہوتے ہی بچے سہم جاتے ہیں، گھر کے کونوں میں دبک جاتے ہیں اور اگر بلایا جائے تو ایک مجرم کی طرح نظریں جھکائے حاضر ہوتے ہیں۔

بطور والد بچوں کے درمیان محبت واتحاد قائم کرنا

ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت یعقوبؑ نے اپنے لختِ جگر کا خواب پوری توجہ سے سنا اور نہایت حکمت سے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا: "میرے پیارے بیٹے! یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ بتانا ورنہ وہ تمہارے لیے بری تدبیریں سوچنے لگیں گے کیوں کہ شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔" (یوسف:05)

ایک والد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے تمام بچوں کو مجتمع اور متحد رکھے، ان کے درمیان محبت پروان چڑھائے اور دوریاں پیدا نہ ہونے دے اور اگر کسی وجہ سے ایسا ہو جائے تو ان کو ختم کرنے کی کوشش کرے۔ یہاں پر سیدنا یعقوبؑ نے یہی کردار نبھایا ہے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ بیٹا یوسف! میں تمہیں یہ خواب اپنے بھائیوں کو بتانے سے روک رہا ہوں کہ تمہارے بھائی دشمن ہیں، وہ تم سے نفرت کرتے ہیں۔ کیوں کہ وہ تمہارے سوتیلے بھائی ہیں۔ نہیں! بلکہ انہوں نے حضرت یوسفؑ سے کہا کہ "بیٹا! یہ خواب اپنے بھائیوں کو اس لیے مت سنانا کیوں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ وہ تمہارے بھائیوں کے دل میں بُرے وسوسے ڈال کر انہیں اس بات پر آمادہ کر سکتا ہے کہ وہ تمہارے خلاف سازش کریں اور تمہیں کوئی نقصان پہنچائیں۔

گھر کے چھوٹے اور توجہ کے مستحق بچے پر توجہ دینا

یہ فطری بات ہے کہ گھر میں چھوٹے بچوں سے زیادہ محبت کی جاتی ہے۔ ماں، باپ، بہن، بھائی سب ان سے لاڈ کرتے ہیں اور ان کی توجہ کا مرکز ہوتے ہیں۔ سیدنا یوسفؑ ایک تو یعقوبؑ کے چھوٹے بیٹے تھے۔ دوسرا بچپن میں ہی ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس لیے یعقوبؑ اس فطری جذبے کی وجہ سے انہیں ذاتی توجہ دیتے تھے۔ مگر بیٹے اس فطری جذبے کو سمجھنے کی بجائے اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے کہ ہمارے ابا جان ہمارے مقابلے میں حضرت یوسفؑ سے زیادہ محبت کرتے اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں۔ ان کی یہ منفی سوچ حسد میں تبدیل ہو گئی اور انہوں نے والدِ گرامی کی تمام تر توجہ اور محبت اپنے طرف مبذول کرانے کے لیے ایک منصوبہ تیار کر لیا۔ وہ اپنے والد کے پاس آ کر اصرار کرنے لگے کہ "ابا جان ہم تفریح کرنے جا رہے ہیں۔ آپ ہمیں یوسف کو بھی ساتھ لے جانے کی اجازت دیں۔ ہمارا یہ چھوٹا بھائی ہمارے ساتھ وہاں جا کر کھیلے گا اور خوش ہو جائے گا۔"

یعقوبؑ نے پہلے تو انہیں ٹالنے کی کوشش کی لیکن جب وہ مسلسل اصرار کرنے لگے تو انہوں نے ان کو اس شرط پر یوسف کو ساتھ لے جانے کی اجازت دی کہ وہ اسے تنہا نہیں چھوڑیں گے کہ جنگل میں بھیڑیا اسے کھا جائے۔

پھر ہوا یوں کہ وہ یوسفؑ کو اپنے ساتھ لے گئے اور اسے کنویں میں پھینک دیا۔ اس کی قمیض لی اس پر جھوٹا خون لگا کر رات کے وقت اپنے والد کے پاس جا کر آنسو بہانے لگے کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم اس کی حفاظت نہ کر سکے۔ دیکھیں یہ اس کی قمیض ہے جو اس کے خون سے لتھڑی ہوئی ہے۔

یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کی بات سنی مگر ان پر یقین نہیں کیا کیوں کہ وہ ان بچوں کے باپ تھے اور باپ اپنے بچوں کو خوب جانتا ہے اور اسے اپنے بچوں کے تمام رویوں کا خوب علم ہوتا ہے۔ یعقوبؑ نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کیا اور کہنے لگے "تم لوگوں نے اپنے دل ہی میں سے ایک بات بنا لی ہے۔ بس صبر ہی بہتر ہے اور تمہاری بنائی ہوئی باتوں پر اللہ ہی سے مدد کی طلب ہے۔" (یوسف:18)

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہان

اچھا والد۔ صابر والد

ہماری اولاد ہمارے لیے آزمائش ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "یقیناً تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں آزمائش ہیں۔" (انفال:28) آزمائش پر پورا اترنے کے لیے صبر کرنا لازمی ہے اس لیے ایک والد کے منصب کے ساتھ صبر جڑا رہتا ہے۔ اس کے بغیر کوئی شخص اچھا والد نہیں بن سکتا۔ یہ صبر مختلف مواقعوں اور مختلف حالات میں ہوسکتا ہے۔ کہیں نا فرمانی کی صورت میں ، کہیں اولاد کی تکالیف، بیماری یا موت کی صورت میں اور کہیں ایسی صورت بھی ہو سکتی ہے جو حضرت یعقوبؑ کو پیش آئی۔ اولاد کے سلسلے میں صبر بہت بڑی چیز ہے اور حضرت ابراہیمؑ اسی صبر کی وجہ سے خلیل اللہ قرار پائے۔

بچوں کو امانت کا احساس دلانا

طویل عرصہ گزرنے کے بعد جب حضرت یوسفؑ اپنی تمام آزمائشوں سے گزر کر مصر میں وزیر بنے تو اس وقت سارے علاقوں میں قحط سالی تھی اور حضرت یعقوبؑ کا علاقہ بھی قحط سے دو چار تھا۔ چنانچہ ان کے بیٹے جب غلہ لینے دوسری دفعہ روانہ ہوتے ہیں تو اپنے والدِ گرامی سے کہتے ہیں۔ ابا جان! بن یامین کو بھی ہمارے ساتھ بھیج دیں اس طرح ہمیں ایک حصہ غلہ زیادہ مل جائے گا۔ جب وہ بن یامین کو لے کر مصر جانے لگتے ہیں تو اس وقت یعقوبؑ ان سے کہتے ہیں کہ دیکھو میں تمہیں بن یامین کو ساتھ لے جانے کی اجازت تو دے رہا ہوں مگر اب کی دفعہ امانت میں خیانت نہ کرنا۔

بچوں کو اللہ سے جوڑنا

پھر جب ان کے بیٹے مصر کی طرف روانہ ہونے لگتے ہیں تو اس وقت یعقوبؑ انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں "اے میرے بچو! تم سب ایک دروازے سے شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا، میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو ٹال نہیں سکتا۔ حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے، میرا کامل توکل اسی پر ہے اور ہر ایک توکل کرنے والے کو اسی پر توکل کرنا چاہیے۔" (یوسف:67)

حضرت یعقوبؑ کا اندازِ تربیت دیکھیں کہ وہ بار بار اپنے بچوں کو اللہ کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ انہیں توحید کا درس دیتے ہیں۔ انہیں بتاتے ہیں کہ اللہ کے پاس ہی سارے اختیارات ہیں۔ ہوتا وہی ہے جو وہ چاہتا ہے۔ ہمارا کام صرف کوشش کرنا ہے۔

بچوں کو ہمیشہ پُر امید رکھنا

جب حضرت یعقوبؑ کے بیٹے مصر پہنچتے ہیں اور یوسفؑ اپنے چھوٹے بھائی کو روک لیتے ہیں تو ان کے بیٹے واپس آکر اپنے والد کو ان کا قصہ بتاتے ہیں کہ ابا جان بن یامین کے تھیلے میں سے بادشاہ کا پیالہ نکلا تھا جس کی وجہ سے انہیں مصر میں روک لیا گیا ہے۔ اس موقع پر حضرت یعقوبؑ نے اپنے بچوں کو واپس مصر بھیجا اور کہا کہ : "میرے بیٹو! جاؤ اور یوسف اور بن یامین کے متعلق جاننے کی کوشش کرو اور ناامید نہ ہونا کیوں کہ ناامیدی کافر قوم کی علامت ہے۔" (یوسف:87)

اس طرح ایک بار پھر یعقوبؑ اپنے بیٹوں کو اللہ کی رحمت سے متعلق بتاتے ہیں کہ اللہ کی رحمت سے کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ بالآخر یہ بچے مصر پہنچتے ہیں تو یہ اپنے بھائی یوسف کو پہچان لیتے ہیں اور وہ سب کو اپنے پاس مصر میں بلا کر ہنسی خوشی رہنے لگتے ہیں۔

اپنے دین کی تعلیم

کچھ عرصے بعد جب یعقوبؑ کے انتقال کا وقت قریب آتا ہے تب وہ اپنی تمام اولاد کو جمع کرتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں "(بتاؤ) میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟" تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور اور آپ کے آباء و اجداد ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی جو واحد ہے اور ہم اسی کے فرماں بردار رہیں گے۔" (یوسف:133)

یہ ہے یعقوبؑ کی زندگی میں سے اولاد کی تربیت کی ایک مثال کہ اس دنیا سے جاتے جاتے بھی انہیں اپنے بچوں کی فکر لاحق ہے کہ میرے مرنے کے بعد ان کے ایمان کا کیا ہوگا؟ کہیں وہ اللہ کو بھول تو نہیں جائیں گے؟ اس لیے وہ ان سے سوال و جواب کرتے ہیں کہ بچو! جو سبق ساری زندگی تمہیں پڑھایا ہے ذرا میرے مرنے سے پہلے اسے میرے سامنے دہراؤ تاکہ میں مطمئن ہو جاؤں۔ اس لیے ایک والد کی ہمیشہ یہی فکر ہونی چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت بہتر سے بہتر کس طرح کر سکتا ہے۔ وہ انہیں اللہ کے قریب کرے، ان سے محبت و شفقت سے پیش آئے اور انہیں سمجھائے۔

یہ حضرت یعقوبؑ کی زندگی سے تربیت کے چند نمونے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اولاد کی تربیت کے لیے باپ کو کہیں سختی اور کہیں نرمی کرنی پڑتی ہے۔ کہیں محبت کی ضرورت پڑتی ہے تو کہیں پر ڈانٹنا بھی پڑتا ہے۔ بس یہ بات ذہن میں تازہ رہے کہ ایک والد کی تربیت کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ کس طرح اس کی اولاد اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جائے۔

پیارے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ "جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے (وہ منقطع نہیں ہوتے) صدقہ جاریہ، ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔" (مسلم:1631)

مزمل شاہ
ممبر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

نئی کلاس۔ نیا عزم

نیا تعلیمی سال شروع ہوگیا ہے۔ نئی جماعت میں داخل ہونے پر نئی کتابیں کاپیاں، نئی اسکولی اشیاء اور نئے یونیفارم وغیرہ کے متعلق طلبہ میں خوب جوش و خروش ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی طلبہ ذہنی دباؤ کا شکار بھی ہوتے ہیں کیونکہ نیا تعلیمی سال نئے چیلنجز لے کر آتا ہے! ہر کوئی اس بات کی امید رکھتا ہے کہ اس مرتبہ آپ پوری محنت اور توجہ کے ساتھ پڑھائی کریں گے اور گزشتہ جماعت سے اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کریں گے لیکن اہم یہ ہوگا کہ آپ اپنا ہدف خود طے کریں۔ اس سال آپ کا منصوبہ کیا ہوگا؟ گزشتہ تعلیمی سال کے کن مقاصد میں آپ کامیاب نہیں ہوسکے تھے؟ پچھلے سال ہونے والے کون سی غلطیوں کو اس سال نہیں دہرائیں گے؟ جیسے سوالوں کے جواب آپ کو ابھی تیار کر لینے چاہئیں۔

ایک اچھا طالب علم وہ ہوتا ہے جو تعطیلات میں بھی اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کی فکر کرتا ہے، اگلی جماعت کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے، اپنے کریئر کے متعلق فیصلہ کرتا ہے اور اپنے ہدف کو پانے کی جدوجہد کرتا ہے۔ بیشتر طلبہ تعطیلات کو ضائع کر دیتے ہیں جبکہ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب انہیں آئندہ کا لائحۂ عمل تیار کرنے کا اچھا خاص وقت ملتا ہے۔

اسکول شروع ہوجانے کے بعد عام طور پر ہر طالب علم کا ہدف یہی ہوتا ہے کہ امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کرے۔ یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب آپ تعلیمی سال کا آغاز منصوبہ بند طریقے سے کریں گے۔ بیشتر طلبہ اس جانب توجہ نہیں دیتے۔ اس بات کا خیال رہے کہ ''سیلف پلان'' (اپنا منصوبہ) بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر آپ اپنے ان تعلیمی عزائم میں کبھی کامیابی نہیں حاصل کر سکیں گے جن کے بارے میں آپ سوچتے رہتے ہیں۔

اکثر ماہرین تعلیم اس نکتے پر زور دیتے ہیں کہ تعلیمی سال کی شروعات ہی میں اپنا ذاتی ٹائم ٹیبل بنالینا چاہئے اور پورے سال کی منصوبہ بندی کر لینی چاہیے۔ پورا سال اپنی منصوبہ بندی پر قائم رہنا چاہئے، اس طرح آپ کے ''اسٹوڈنٹ آف دی ایئر'' منتخب ہونے کے مواقع بڑھ جاتے ہیں

نئی توانائی کے ساتھ تعلیمی سال کا آغاز

نئے جوش و خروش کے ساتھ تعلیمی سال کا آغاز کیجئے لیکن اس بات کا خاص خیال رہے کہ یہ جوش بعد میں ٹھنڈا نہ پڑجائے۔ آپ کو پورا سال اسی طرح اسکول جانا ہے جیسے آپ پہلے دن گئے تھے۔ اپنے ذہن میں اس خیال کو تقویت دیجئے کہ آپ ہر دن کچھ نیا سیکھیں گے اور اس معلومات کو بروئے کار لائیں گے۔

کلاس روم میں مثبت سوچ

آپ کو وہ طالب علم بننا ہے جو مثبت سوچ کا حامل ہے۔ اپنی اسی سوچ سے اپنے کلاس کے ماحول کو تبدیل کرنے کی کوشش کیجئے۔ مثبت سوچ کا فائدہ آپ کو تعلیمی زندگی میں بھی ہوگا اور عملی زندگی میں بھی۔ مثبت دماغ آپ کو دیگر طلبہ میں ممتاز بنائے گا۔ یہی سوچ آپ کو مشکلات سے نمٹنے کے انوکھے آئیڈیاز دے گی۔

اسٹڈی کے اپنے طریقے کی تشخیص

ہر طالب علم کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کون سے طریقے سے بہتر طرح پڑھائی کر پاتا ہے۔ آپ اپنے آپ کو اچھی طرح جانتے ہیں اس لئے دن کے کون سے حصے میں پڑھائی کی کون سی تکنیک آپ کیلئے کارآمد ثابت ہوگی، اس کی تشخیص آپ کو خود کرنی ہے، اور اسی طرح پورا سال پڑھائی کرنی ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ طلبہ اپنی کمزوریوں اور طاقتوں کی نشاندہی کر کے اپنے آپ کو ہر محاذ پر مضبوط بنا سکتے ہیں۔

اپنی خراب عادتوں کو ترک کیجیے

ہر انسان میں خراب عادتیں ہوتی ہیں جنہیں ترک کر کے اور صحتمند عادتیں اپنا کر وہ بہتر انسان بن سکتا ہے۔ سائنس کہتی ہے کہ کوئی بھی نئی عادت پروان چڑھانے یا کوئی خراب عادت ترک کرنے کیلئے مسلسل ۲۱ دن لگتے ہیں۔ ۲۱ دن کا رول فالو کیجیے۔ خراب عادتیں ترک کیجیے اور اچھی عادتیں اپنایئے۔ طالب علمی کے زمانے ہی میں اس جانب توجہ دیجیے۔ جو عادتیں آپ کو اپنے ہدف کی جانب جانے سے روکتی ہیں، انہیں ترک کر دینے ہی میں بھلائی ہے۔

پڑھائی کی منصوبہ بندی کیجیے

اب نئی کلاس کا آغاز ہے۔ ابھی پورا سال باقی ہے۔ امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیاب ہونا آپ کا ہدف ہے لہٰذا اس کیلئے آپ کو ابتداء ہی سے اس جانب توجہ دینی ہوگی۔ ابھی منصوبہ بنا لیجیے کہ پورا سال کیسے پڑھائی کریں گے۔

اپنا ذاتی ٹائم ٹیبل بنایئے

اسکول کی جانب سے آپ کو ٹائم ٹیبل مل جاتا ہے۔ لیکن آپ کو اپنا ذاتی ٹائم ٹیبل (نظام الاوقات) بنانا چاہئے تاکہ اس کی بنیاد پر آپ پڑھائی کر سکیں۔ جو طالب علم اپنا ٹائم ٹیبل بناتا ہے اور اس پر پورا سال سختی سے عمل کرتا ہے، وہ ضرور سرخرو ہوتا ہے۔

صحت مند جسم، صحت مند دماغ

اپنی صحت کو کبھی نظر انداز نہ کریں۔ صحت مند جسم اور صحت مند دماغ کیلئے صحت مند غذائیں بہت ضروری ہیں۔ پڑھائی لکھائی کے دوران صحت کو نظر انداز کرنا دانشمندی نہیں ہے۔ وقت پر سونے اور بیدار ہونے کی عادت پروان چڑھائیے۔ نیند پوری کیجیے، اچھی غذائیں کھائیے، اس کا اثر آپ کے جسم و دماغ پر ہوگا۔ اس کے مثبت اور بہتر نتائج آپ کے رزلٹ پر نظر آئیں گے۔

ٹیکنالوجی کا درست استعمال

دور حاضر میں ٹیکنالوجی اور گیجٹس کے بغیر زندگی گزارنا ناممکن ہے لیکن ہم ان کا استعمال محدود کر سکتے ہیں۔ ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ کسی بھی قسم کی ٹیکنالوجی کا استعمال ہم درست طریقے سے کیسے کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں، ہمیں ٹیکنالوجی کو اپنی زندگیوں میں ایک حد تک ہی شامل کرنا چاہیے۔ اس بات کا خیال رہے کہ آپ ''لِمٹ سیٹ'' کریں۔ ٹیکنالوجی آپ کو مضبوط بنانے میں کام آنی چاہیے، اس کے ذریعے آپ کمزور نہ ہوں کیونکہ اسے ہم نے بنایا ہے اور اہم یہ ہے کہ ہمیں اس سے استفادہ کرنا چاہیے۔

اپنے لیے قواعد و ضوابط بنائیے

آپ اسکول میں اسکول کے، اور گھر میں والدین کے قواعد و ضوابط پر کاربند رہتے ہیں لیکن آپ کو اپنے لیے بھی چند قواعد و ضوابط بنانے چاہئیں، مثال کے طور پر میں صرف ۳۰ منٹ ٹی وی دیکھوں گا، صرف ایک گھنٹہ اسمارٹ فون کو تفریح کی غرض سے استعمال کروں گا، اور امتحان کے دنوں میں سوشل میڈیا استعمال نہیں کروں گا، وغیرہ۔ ہر طالب علم کو ایسے ضوابط بنانے چاہئیں اور ان پر سختی سے عمل کرنا چاہیے۔

خود کو چیلنج دیجیے

آپ خود کو چیلنج دیجیے کہ میں فلاں کام اتنے وقت میں مکمل کرسکتا ہوں، میں ریاضی کی فلاں مساوات ۵ منٹ میں حل کرسکتا ہوں، وغیرہ۔ جب آپ خود کو چیلنج دیتے ہیں تو دراصل اپنی صلاحیتوں کی تشخیص کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ نے صلاحیت کی تشخیص کرلی تو پھر اسے نکھارنے کی کوشش کیجیے۔ وہی سوال ۳ منٹ اور پھر ۲ منٹ میں حل کرنے کی کوشش کیجیے۔ سائنس داں کہتے ہیں کہ خود کو چیلنج دے کر انسان بڑے بڑے کام انجام دے سکتا ہے۔

سید سمیر الحق

ممبر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہان

سلسلہ: ہم سے پوچھیے

سوال:

السلام علیکم

میرے تین بچے ہیں جو مختلف جماعتوں میں پڑھتے ہیں۔ ماشاء اللہ پڑھائی میں بہترین ہیں اور آپس میں تینوں کا مقابلہ بھی رہتا ہے۔ حال ہی میں رزلٹ آیا ہے اور ایک کا رزلٹ اس کی توقعات کے مطابق نہیں آیا جبکہ باقی دونوں کا کافی اچھا آیا ہے۔ اس وجہ سے وہ کافی پریشان اور افسردہ ہے اور مجھے بھی افسوس ہورہا ہے کہ محنت کے بعد بھی ویسا نتیجہ نہیں آیا۔ برائے مہربانی رہنمائی کیجیے کہ ایسے موقع پر بچوں کے ساتھ کیسے ڈیل کیا جائے۔

جواب: وعلیکم السلام

آپس میں مثبت مقابلہ کرنا اور بہتر سے بہتر نتیجہ حاصل کرنے کی کوشش کرنا بچوں کی ذہنی اور سماجی نشونما میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ مقابلہ اگر صحت مند ہو مثلاً کھیل میں مقابلہ ہو، پڑھائی کے معاملے میں ہو یا کسی نیکی کے کام میں ہو تو بچے ان سے زندگی کے بہت سے اہم سبق حاصل کرتے ہیں جو ان کی شخصیت سازی میں بھرپور کردار ادا کرتے ہیں۔

ایسے میں بچے سیکھنے پر توجہ دیتے ہیں، اپنی صلاحیتوں کو مزید بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کی خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان مقابلوں میں حاصل ہونے والے نتائج سے نمٹنے کا حوصلہ بھی ان کے اندر آتا ہے۔

بحیثیت والدین بچوں کو دشوار مراحل سے گزرتا دیکھنا بے شک مشکل ہے لیکن ایسے مواقع تربیت کے لحاظ سے بہترین ہوتے ہیں۔ آپ بچوں کو یہ باور کروائیں کہ کسی کام کو کرنے کا عزم کرنا، اس کے لیے محنت کرنا اور بہتر سے بہتر کرنے کی کوشش کرنا اور نتیجے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردینا ہی اصل میں ہمارے کرنے کے کام ہیں۔ ایسے موقع پر ان کو سپورٹ کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ انہیں اللہ تعالیٰ سے قریب ہونے اور دعا مانگنے کا طریقہ سکھائیں، انہیں یقین دلائیں کہ ان کی قابلیت صرف جیتنے سے یا اچھے مارکس حاصل کر لینے میں نہیں ہے بلکہ دراصل اس سے ہے کہ انھوں نے کتنی کوشش کی۔ بحیثیت والدین آپ ان کے لیے موجود رہیں، ان کو space دیں، ان کی سنیں، انہیں اظہار خیال کا موقع دیں اور ان کی ذہنی سطح کے لحاظ سے ان کی رہ نمائی کریں۔ بچوں کا آپس میں موازنہ کرنے سے گریز کریں، ان کو مزید اپنی صلاحیتوں کو explore کرنے اور نکھارنے پر ابھاریں تاکہ پڑھائی کے علاوہ بھی ان کے پاس اپنے آپ کو منوانے کے مواقع ہوں۔ اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو نرمی اور پیار سے اس کی طرف توجہ دلائیں اور اگلی دفعہ بہتر حکمت عملی کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ اِس سے اُن کے اندر problem solving approach پیدا ہوگی اور مشکلات کو مثبت انداز میں ڈیل کرنا بھی سیکھیں گے۔ آپس کے تعلقات کو مزید بہتر بنانے کے لیے باقی دونوں بچوں کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے اور ساتھ مل کر ان کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے۔

ہم بچوں کی درست تربیت تب ہی کر پائیں گے جب اپنی سوچ کو مثبت سمت میں رکھیں گے۔ بچوں کو سکھانے کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ بطور والدین ہم بھی اپنے خیالات اور باتوں کا جائزہ لیں کہ کہیں انجانے میں ہم سے ایسی باتیں نا ہو رہی ہوں جو ہمارے بچوں پر کسی خاص چیز کو حاصل کرنے کا غیر فطری دباؤ ڈال رہی ہوں۔ ان کے لیے دعائیں کریں اور زندگی کے عام اور فطری مراحل سے گزرنے میں ان کا ساتھ دیں۔ جزاک اللہ

آمنہ کامران

ڈپٹی مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاونسلنگ ڈیپارٹمنٹ

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لا رہے ہیں آپ کے لیے---

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے تربیہ ای میگزین میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔ آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے۔

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge Related to career opportunities, different professions and degrees,

Any word of advice for your juniors

Your achievement , Success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

DEPARTMENT OF
MENTORING & COUNSELLING
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہان

E-MAIL YOUR WRITE UPS AT
mcd@usman.edu.pk